

## ٹوٹی ہوئی باڑ

نمبر 3381

ایک خطبہ

اشاعت: جمعرات، 20 نومبر، 1913

واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن

بمقام: میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن

میں سست کے کھیت کے پاس گیا، اور اُس شخص کے پاکستان کے پاس جو فہم سے خالی تھا۔ اور دیکھو، وہ “سب کانٹوں سے بھرا ہوا تھا، اور اُس کی سطح کو بچھو بوٹیوں نے ڈھانک لیا تھا، اور اُس کی پتھریلی دیوار ”ٹوٹی ہوئی تھی۔ تب میں نے دیکھا اور اس پر دل لگایا، میں نے اُس پر نگاہ کی اور تعلیم پائی۔

امثال 32-30:24 —

یہ سست آدمی اپنے ہمسایوں کو کوئی ایذا نہ دیتا تھا—وہ نہ چور تھا، نہ غنڈہ، نہ دوسروں کے معاملات میں دخل انداز۔ وہ دوسروں کے معاملات میں کچھ پروا نہ کرتا، کیونکہ اپنے ہی کاموں کی فکر نہ کرتا—اُس کے لئے یہ مشقت زیادہ تھی۔ وہ نہ کسی کھلی بدکاری میں ملوث تھا، نہ اُس میں یہ ہمت تھی کہ اُس راہ پر چلے۔ وہ تو بس سہولت پسند تھا، سب کچھ آسانی سے لینا چاہتا تھا۔ اچھائی ہو یا بُرائی—وہ سب کو جوں کا توں چھوڑ دیتا، جیسا کہ اُس کے باغ کے کانٹے اور جھاڑیاں صاف ظاہر کرتی ہیں۔ اُس کو خود کو کیوں تکلیف دیتا؟ سو سال بعد کیا فرق پڑتا؟ یوں ہی چیزوں کو آنے دیتے اور جانے دیتے۔

بعض لوگ کہتے کہ وہ بُرا آدمی نہیں۔ مگر شاید آخر میں ثابت ہو کہ دنیا میں اُس شخص سے بدتر کوئی نہیں جو نہ اچھا ہے نہ برا۔ کیونکہ وہ نہ تو اتنا قوتِ کردار رکھتا ہے کہ خدا کی خدمت کرے اور نہ اتنا کہ بعل کی۔ وہ بس اپنے ہی آرام کا پجاری اور اپنی ہی راحت کا پرستار تھا۔ اور پھر بھی ہمیشہ نیک ہونے کا ارادہ رکھتا تھا۔ عجب! زیادہ نہیں سوتا، صرف ذرا سی اور نیند لے لیتا، پھر اُٹھ کر کام کرے گا اور سب کو دکھا دے گا کہ وہ کیا کرسکتا ہے۔ کسی دن وہ ضرور پورے دل سے کوشش کرے گا اور ضائع وقت کا ازالہ کرے گا۔ مگر وہ دن کبھی نہ آیا—بس آنے ہی والا تھا۔ وہ ہمیشہ توبہ کرنے کا ارادہ رکھتا، مگر گناہ میں ہی رہا۔ ایمان لانے کا قصد کیا، مگر بے ایمان ہی مرگیا۔ مسیحی ہونے کا عزم کیا، مگر مسیح کے بغیر ہی زندگی گزاری۔ دو رائے کے بیچ جھجکتا رہا، کیونکہ وہ اپنے دل کو پکا کرنے کی تکلیف نہ اٹھا سکا۔ اور یوں وہ تاخیر کے باعث ہلاک ہو گیا۔

یہ سست آدمی اور اُس کا باغ اور کھیت جو کانٹوں اور جھاڑیوں سے بھرے تھے، اُس شخص کی مانند ہیں جس نے مسیحی ہونے کا دعویٰ کیا، مگر خدا کی باتوں میں سست ہو گیا۔ اُس کی روحانی زندگی مرجھا گئی، وہ پیچھے ہٹ گیا، صحت مند روحانی جوش و شوق سے بے دلی اور سردمہری کی حالت میں آگیا۔

اور جب اُس کے دل میں بگاڑ آیا، اور ہر طرح کی بُرائیاں اُس میں جڑ پکڑ کر بڑھنے لگیں، تو اُس کی بیرونی چال چلن میں بھی فساد ظاہر ہوا۔ اُس کی وہ پتھریلی دیوار جو اُس کے کردار کی حفاظت کرتی تھی، ٹوٹ گئی اور وہ ہر طرح کی بُرائی کے لئے ”کھلا پڑا۔ اسی نکتے پر اب ہم غور کریں گے: “اور اُس کی پتھریلی دیوار ٹوٹی ہوئی تھی۔

اُو، اب ہم سلیمان کے ساتھ چلیں، اُس کے ساتھ کھڑے ہو کر اس ٹوٹی ہوئی باڑ پر نظر کریں، اور تعلیم حاصل کریں۔ جب ہم اسے دیکھ لیں، تو اُس کے نتائج پر غور کریں کہ ٹوٹی ہوئی دیوار کے انجام کیا ہوتے ہیں۔ اور آخر میں ہم کوشش کریں گے کہ اس سست کو جگائیں، تاکہ اُس کی دیوار پھر سے درست ہو جائے۔ اگر یہ سست ہم میں سے کوئی ہے، تو خدا کی لانتہا رحمت ہمیں بیدار کرے، اس سے پہلے کہ یہ گری ہوئی دیوار برائیوں کے ایک جُھنڈ کو اندر لے آئے۔

—پس سب سے پہلے ہم لیں گے

I

اس ٹوٹی ہوئی باڑ پر ایک نظر۔ :

تم دیکھو گے کہ ابتدا میں وہ بہت اچھی باڑ تھی، کیونکہ وہ ایک پتھریلی دیوار تھی۔ کھیت اکثر لکڑی کی چوڑیاں یا بریڑوں سے گھیرے جاتے ہیں جو جلدی گل سڑ جاتے ہیں، یا جھنڈیوں سے جن میں آسانی سے خلا پڑ سکتے ہیں۔ مگر یہ ایک پتھریلی دیوار تھی۔ ایسی دیواریں مشرق میں عام ہیں اور ہمارے ان اضلاع میں بھی دیکھنے کو ملتیں جہاں پتھر کثرت میں پائے جاتے ہیں۔

یہ ابتدا میں ایک مضبوط حفاظتی بندش تھی، اور اُس خوبصورت چھوٹے مال ملک کو اچھی طرح بند کیے ہوئے تھی جو بدقسمتی سے ایسے بگڑے ہاتھوں میں پڑ گیا تھا۔ اُس آدمی کے پاس زرعی کام کے لیے ایک کھیت تھا اور تانکستان یا باغ کے لیے ایک تنگ پٹا تھا۔ مٹی زرخیز تھی، اس لیے یہاں کانٹے اور بچھو بوٹیاں کثرت سے اگ آئیں—اور جہاں یہ پھلتے پھولتے ہیں، وہاں بہتر چیزیں بھی اگ سکتی تھیں—پھر بھی وہ سستا پسند اپنے مال ملک کا خیال نہ رکھتا، بلکہ دیوار کو خستہ حالت میں آنے دیا اور کئی جگہوں پر اسے مکمل طور پر ٹوٹنے دیا۔

اُو میں ان چند پتھریلی دیواروں کا ذکر کروں جو لوگ پسپائی کے وقت ٹوٹے دیتے ہیں۔ اکثر نوجوانی میں ٹھوس اصول ڈالے گئے تھے، مگر وہ بھلا دیے جاتے ہیں۔ عیسیٰ کی تعلیم ایک بہت بڑا رحمت ہے! ہمارے والدین نے ہمیں نہ صرف نصیحت بلکہ مثال کے ذریعے وہ پاک اور شرافتمند چیزیں سکھائیں جو عزت کی بات ہیں۔ ہم نے اُن کے اعمال میں دیکھا کہ کیسا گزارا کرنا چاہیے۔ انہوں نے ہمارے سامنے کلام خدا کھولا اور ہمیں خدا اور لوگوں کے حق میں راستوں کی تعلیم دی۔

انہوں نے ہمارے لیے دعا کی اور ہمارے ساتھ دعا کی، یہاں تک کہ خدا کی باتیں ہمارے چاروں طرف رکھی گئیں اور ہمیں پتھریلی دیوار کی مانند بند کر دیا گیا۔ ہم اپنی اوائل کی تاثرات سے کبھی آزاد نہ ہو سکے۔ حتیٰ کہ بھٹکنے کے زمانوں میں، جب تک ہم نے نجات کے طور پر رب کو نہ جانا تھا، یہ چیزیں ہم پر صحت مند اثر رکھتی تھیں—جب ہم کوئی برائی کرنے جا رہے ہوتے تھے تو ہمیں روکا جاتا تھا—جب ہم مسیح کی طرف کوشش کر رہے تھے تو ہمیں مدد ملی۔

بڑا دکھ ہوتا ہے جب لوگ ان اولی اصولوں کو ہلتے اور دیوار سے گرنے والے پتھروں کی مانند ہٹا دیتے ہیں۔ نوجوان ابتدا میں اپنے والدین کے قدیم طریقوں کو ہلکے انداز میں بات کرتے ہیں۔ پھر کچھ ہی دیر میں صرف طریقوں کی پرانی نوعیت ہی نہیں، بلکہ خود وہ طریقے بھی جنہیں وہ حق سمجھتے تھے، ان سے انکار کرنے لگتے ہیں۔ وہ دوسرے صحبہ تلاش کرتے ہیں اور وہاں سے کچھ نہیں سیکھتے مگر برائی۔ وہ ایسی جگہوں میں لذت تلاش کرتے ہیں جن کے بارے میں سوچ کر ان کے والدین دکھی ہو جاتے ہیں۔ یہ پھر بدتر طرف لے جاتا ہے—اور اگر وہ اپنے باپوں کے سفید بال قبر تک رنج کے ساتھ نہ لائیں تو یہ اُن کی کوئی خوبی نہیں۔

میں جانتا ہوں کہ بعض نوجوان جو حقیقتاً مسیحی تھے، افسوسناک طور پر واپس پلٹے، کیونکہ انہیں اپنی ماں کے گود سے جو مقدس اصول سکھائے گئے تھے، انہیں نرم یا چھپانے یا بدلنے پر آمادہ کیا گیا۔ بڑا مصیبت ہے جب باقاعدگی سے بدلے ہوئے افراد غیر ثابت قدم اور متغیر ہو جاتے ہیں اور ہر مذہبی ہوا کے ساتھ ادھر ادھر چلائے جاتے ہیں۔ جب ہم اُن سنجیدہ اور مقدس باتوں سے کھیل کھیل لیتے ہیں جو ایک ماں کے آنسوؤں اور ایک باپ کی مخلص زندگی سے مقدس ٹھہری ہوئی تھیں، تو یہ بڑی کمزوری ذہن اور دل کی بدحالی ظاہر کرتی ہے۔

میں تیرا بندہ ہوں، ”داؤد نے کہا، ”اور تیری خادمہ کا بیٹا ہوں۔“ وہ اسے بڑا اعزاز سمجھتا تھا، اور ساتھ ہی ایک مقدس بندھن جو اُسے خدا کے ساتھ باندھتا تھا، کہ وہ اُس کی ایسی بیٹی کا بیٹا تھا جسے خدا کی خادمہ کہا جا سکتا تھا۔ تو خیردار رہو تم جو مسیحی تربیت پائے ہو، کہ تم اس کے ساتھ ہلکے طور پر پیش نہ آؤ۔ ”اے بیٹے! باپ کی نصیحت رکھ، اور ماں کے قانون کو ”ترک مکر: اُن کو ہمیشہ اپنے دل کے اوپر باندھ، اور اُن کو اپنے گلے میں لٹکا رکھ۔“

کردار کی حفاظت اس بات میں بھی ہے کہ ٹھوس عقائد سیکھ لیے گئے ہوں۔ یہ ایک عمدہ پتھریلی دیوار ہے۔ ہم میں سے بہت سے لوگوں کو فضلِ خدا کے انجیل کی تعلیم دی گئی اور وہ اسے اچھے طور پر سیکھ چکے ہیں، تاکہ وہ ایک دفعہ مقدس لوگوں کو پیش کی گئی ایمان کی خاطر قوتِ دل سے لڑ سکیں۔ خوش نصیب ہیں وہ جن کا مذہب ابدی حقائق کے واضح علم پر قائم ہے۔ وہ مذہب جو ساری طرح جوش و تشویش پر مبنی ہو اور اُس میں کم تعلیم ہو، وقتی ضرورت کے لیے چل سکتا ہے، مگر دائمی زندگی کے مقاصد کے لیے اُن عظیم عقائد کا علم ضروری ہے جو انجیل کے نظام کے بنیادی ستون ہیں۔

جب میں سنتا ہوں کہ ایک آدمی ایک ایک کر کے انجیل کے حیاتیاتی اصول چھوڑ دیتا ہے اور اپنی کشادگی کا فخر کرتا ہے تو میں کانپ اٹھتا ہوں۔ میں سنتا ہوں کہ وہ کہتا ہے، ”یہ میرے خیالات ہیں، مگر دوسروں کو بھی اپنے خیالات رکھنے کا حق ہے۔“ یہ محض ”خیالات“ کے بارے میں کہنا مناسب ہے، مگر ہم خدا کی طرف سے ظاہر کی گئی حقیقت کے بارے میں ایسا نہ کہیں—وہ ایک اور غیر متغیر ہے، اور سب اس کو قبول کرنے کے پابند ہیں۔ وہ تمہارا رائے حقیقت نہیں، کیونکہ وہ ماند چیز ہے، بلکہ خود وہ حقیقت ہے جو تمہیں نجات دے گی اگر تمہارا ایمان اسے محاط کرے۔

میں آسانی سے اپنے ایک طریقہ بیانی کو چھوڑ دوں گا، مگر خود عقیدہ کو کبھی نہیں۔ ایک آدمی اسے ایک انداز میں بیان کرے اور دوسرا کسی اور انداز میں، مگر خود حقیقت کبھی ترک نہ کی جائے۔ ”بروڈ سکول“ کے روح سے ہمیں ہر اس چیز سے محروم کر دیا جاتا ہے جو یقین جیسی ہے۔ میں اُن بڑے لوگوں سے سوال کرنا چاہوں گا جو اس جماعت کے ہیں کہ آیا وہ یقین رکھتے ہیں کہ صحیفوں میں کوئی ایسی بات سکھائی گئی ہے جس کے لیے کسی شخص کا مر جانا بہ قیمت ہو

کیا شہید محض رائے کی خاطر، جو صحیح بھی ہوسکتی تھی اور غلط بھی، اپنی جانیں دے کر بڑے احمق نہ تھے؟ یہ ”وسیع کلیسانی رویہ“ پتھریلی دیواروں کے گرائے جانے کے مترادف ہے، اور اگر اسے نہ روکا گیا تو یہ ابلیس اور اُس کے سارے لشکر کو اندر داخل کر دے گا اور خدا کی کلیسیا کو بے پایاں نقصان پہنچائے گا۔ ڈھیلی ڈھالی اعتقاد کی حالت انسان کے ذہن کو سخت نقصان دیتی ہے۔

ہم تنگ نظر نہیں، مگر اگر ہم ایسی زندگی گزاریں کہ لوگ ہمیں تنگ نظر کہیں، تو ہمیں کچھ نقصان نہ ہوگا۔ چند روز پیشتر میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جس پر تنگ نظری کا الزام تھا، تو میں نے کہا، ”اے دوست! مجھے اپنا ہاتھ دے، مجھے ایسے لوگوں سے مل کر خوشی ہوتی ہے، کیونکہ یہ پرانے باسی بہت کم ہوتے جا رہے ہیں، اور جس چیز سے وہ بنے ہیں، وہ اتنی قیمتی ہے کہ اگر وہ زیادہ پائے جاتے تو ہمارے درمیان پھر کچھ مرد نظر آتے اور کم گونگے گھونگے۔“

ان دنوں میں بہت کم ایسے آدمی دیکھے گئے ہیں جن کی پشت میں بڑی ہو—زیادہ تر جیلی مچھلی کی طرح ہیں۔ میں اُن زمانوں میں جیا ہوں جب یہ کہنا مناسب لگتا تھا، ”وسیع دل رکھو اور ہر تنگی کو دور کرو،“ مگر اب میرا لہجہ بدلنا پڑا ہے اور میں پکارنے پر مجبور ہوں، ”حق میں ثابت قدم رہو۔“ ایک بار مقدسوں کو دی گئی ایمان اب مجھے اور بھی عزیز ہے، کیونکہ اسے تنگ کہا جاتا ہے، کیونکہ میں اُس کشادگی سے تھک گیا ہوں جو گری ہوئی باڑوں سے آتی ہے۔ حق کے مقررہ نکات ہیں، اور عقیدہ کی یقینی باتیں ہیں، اور افسوس اُس پر جو اُن پتھریلی دیواروں کو گرنے دے۔ مجھے خوف ہے کہ سست لوگ ایک بڑا گروہ ہیں اور آنے والی نسلیں اس ڈھیلے پن پر افسوس کریں گی جسے اس غافل نسل نے سراہا ہے۔

ایک اور باڑ جو اکثر نظر انداز کی جاتی ہے، وہ پاک عادتوں کی ہے جو بنا لی گئی تھیں۔ سست آدمی اس دیوار کو بھی ٹوٹنے دیتا ہے۔ میں زندگی اور کردار کے کچھ قیمتی محافظوں کا ذکر کروں گا۔ ایک بے خلوتی دعا کی عادت۔ ذاتی دعا باقاعدگی سے کی جانی چاہئے، کم از کم صبح اور شام۔ ہم خدا کے قریب آنے کے لئے مقررہ اوقات کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ انسان کے چہرے کو دیکھنا، خدا کا چہرہ پہلے دیکھے بغیر، بہت خطرناک ہے۔ دنیا میں نکلنا، دل کو بند کئے بغیر اور اُس کی کنجی خدا کو دیے بغیر، ایسا ہے کہ گویا اُسے ہر طرح کے روحانی آوارہ گردوں کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔

رات کو پھر، اپنے آرام کو یوں جانا جیسے سُر اپنے باڑے میں لڑھکتے ہیں، بغیر اس کے کہ دن کی رحمتوں پر خدا کا شکر کریں، نہایت شرمناک ہے۔ شام کی قربانی اسی طرح عقیدت سے گزاری جانی چاہئے جیسے ہم نے شام کی آگ کے پاس لطف اٹھایا۔ ہمیں یوں اپنے آپ کو بنی آدم کے محافظ کے پروں کے نیچے رکھنا چاہئے۔ کہا جا سکتا ہے، ”ہم ہر وقت دعا کرسکتے ہیں۔“ مجھے معلوم ہے ہم کرسکتے ہیں، مگر مجھے ڈر ہے کہ جو مقررہ اوقات پر دعا نہیں کرتے، وہ شاذ و نادر ہی کبھی دعا کرتے ہیں۔ جو وقت پر دعا کرتے ہیں وہی سب سے زیادہ امکان رکھتے ہیں کہ ہر وقت دعا کریں۔ روحانی زندگی لوہے کی طرح سخت ضابطوں کو پسند نہیں کرتی، مگر چونکہ زندگی کسی نہ کسی سانچے میں ڈھلتی ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی بیرونی عادت کے بھی محتاط رہو جیسے اس کی اندرونی قوت کے۔ اپنی معمول کی خلوتی دعا کی دیوار میں کبھی بڑے شگاف نہ آنے دینا۔

میں ایک قدم آگے بڑھتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ خاندان کی دعا میں بڑی محافظانہ قوت ہے، اور مجھے سخت دکھ ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بہت سے مسیحی گھرانے اسے ترک کرتے ہیں۔ رومن کیتھولک مذہب نے کبھی انگلستان میں کچھ نہ کرسکا کیونکہ وہ صرف اُس سایہ کو پیش کرسکتا تھا جس کی حقیقت مسیحی گھروں میں پہلے سے موجود تھی۔

کیا تم نے وہ گھنٹی صبح بجاتی سنی؟ یہ کس کے لئے ہے؟ چرچ میں دعا کرنے جانا۔ ”واقعی؟“ پروٹسٹنٹ نے کہا، ”مجھے وہاں“ جانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے اپنے بچوں کو جمع کیا، ہم نے کلام مقدس کا ایک حصہ پڑھا، دعا کی، خدا کی حمد کے نغمے گائے، اور یوں ہمارے گھر میں ایک کلیسیا ہے۔“ پھر وہ گھنٹی شام کو پھر بجی۔ یہ کس کے لئے ہے؟ شام کی عبادت کے لئے۔ نیک مرد نے جواب دیا کہ اُسے دو میل پیدل چلنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اُس کی مقدس شام کی عبادت اُس کے اپنے دسترخوان کے گرد ادا ہوئی جہاں بڑی بائبل سب سے نمایاں زینت تھی۔

اُن سے کہا گیا کہ بغیر پادری کے کوئی عبادت نہیں ہوسکتی، مگر اُس نے جواب دیا کہ ہر دیندار آدمی اپنے گھر میں پادری ہونا چاہئے۔ یوں مقدسین نے پادری پرستی کی پیشکشوں کو رد کیا اور نسل در نسل ایمان کو قائم رکھا۔ گھریلو عبادت اور منبر، خدا کے زیر دست، پروٹسٹنٹ ازم کی پتھریلی دیواریں ہیں، اور میری دعا ہے کہ یہ کبھی نہ گریں۔

ایک اور باڑ جو دینداری کی حفاظت کرتی ہے وہ بقتہ کی شام کی عبادت ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ جب لوگ ان عبادت کو چھوڑ دیتے ہیں تو ان کے مذہب کی قوت ماند پڑ جاتی ہے۔ میں ان کا ذکر نہیں کرتا جو بیماروں کی تیمارداری، کھیت کے کام یا دیگر ضروریات کی وجہ سے رکے ہوں، مگر ان کا جو جا سکتے ہیں مگر دل نہیں چاہتے۔

جب لوگ کہتے ہیں، ”میرے لئے اتوار کے وعظ ہی کافی ہیں، مجھے دعا کی مجالس اور لیکچروں وغیرہ کے لئے باہر نہیں جانا،“ تو یہ ظاہر ہے کہ انہیں کلام کی بھوک نہیں—اور یہ یقیناً بُرا نشان ہے۔ اگر تم نے اتوار کے لئے ایک چھوٹی سی دیوار بنا رکھی ہے اور پھر اُس کے بعد چھ گنا زیادہ لمبا حصہ بغیر باڑ کے چھوڑ دیا ہے، تو میرا ایمان ہے کہ شیطان کے مویشی اندر آ کر بڑا نقصان کریں گے۔

بائبل کے مطالعہ کی پتھریلی دیوار کا بھی خیال رکھو، اور ایک دوسرے سے کثرت سے خدا کی باتیں کرتے رہو۔ دینداروں کے ساتھ صحبت رکھو اور خدا کے ساتھ رفاقت رکھو، اور یوں تم خدا کے روح کی برکت سے ایک اچھی باڑ قائم رکھو گے جو آزمائشوں کو دور رکھے گی، ورنہ وہ تمہاری جان کے کھیت میں گھس کر سارے نیک پھل کھا جائیں گی۔

بہت سوں نے اپنی روزمرہ زندگی کے کھیت کے لئے ایمان کے اعلانیہ اقرار کی پتھریلی دیوار میں بڑی حفاظت پائی ہے۔ میں تم سے، اے حقیقی ایماندارو، مخاطب ہوں، اور جانتا ہوں کہ تم نے بار بار یہ بہت بڑا حفاظتی وسیلہ پایا ہے کہ تم یسوع کے پیروکار کے طور پر جانے اور پہچانے گئے ہو۔ مجھے اُس دن پر کبھی افسوس نہ ہوا—اور نہ کبھی ہوگا—جس دن میں کیمبرج شائر کے چھوٹے دریائے لارک کی طرف گیا اور وہاں مسیح کے ساتھ بیپتسمہ میں دفن ہوا۔

اُس میں میں نے اپنے سب دوستوں کی رائے کے برخلاف عمل کیا، جن کی میں عزت کرتا تھا، مگر چونکہ میں نے یونانی عہدنامہ خود پڑھا تھا، میں نے لازم سمجھا کہ اپنے ایمان کے اقرار پر غوطہ کھاؤں، اور میں نے ایسا کیا۔ اُس عمل سے میں نے دنیا سے کہا، ”میں تیرے لئے مر گیا ہوں، اور مسیح میں تیرے لئے دفن ہو گیا ہوں، اور امید رکھتا ہوں کہ اب سے نئی زندگی میں ”چلوں گا۔“

اُس دن، خدا کے فضل سے، میں نے اُس سپہ سالار کی مانند قدم اُٹھایا جو دشمن سے لڑنے کے لئے اپنی کشتیاں جلا دیتا ہے تاکہ پسپائی کا کوئی راستہ نہ رہے۔ میرا ایمان ہے کہ مسیح کے حضور انسان کا اعلانیہ اقرار ایسا ہی ہے جیسے کانٹوں کی باڑ جو کسی کو حدود کے اندر رکھتی ہے اور اُن کو دور رکھتی ہے جو تمہیں بہکانے کی امید رکھتے ہیں۔ البتہ یہ محض ایک باڑ ہے—اور یہ اُس کھیت کو بند کرنے کے لئے بیکار ہے جو جڑی بوٹیوں سے بھرا ہو—مگر جب گیہوں اگ رہا ہو، تو باڑ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

اے تم جو یہ خیال کرتے ہو کہ تم خداوند کے ہو سکتے ہو اور پھر عام میدان کی طرح کھلے رہ سکتے ہو، تم بڑی خطا میں ہو۔ تمہیں دنیا سے ممتاز ہونا چاہئے اور اُس آواز کی فرمانبرداری کرنی چاہئے جو کہتی ہے، ”اُن میں سے نکل آؤ، اور جدا ہو جاؤ۔“ نجات کا وعدہ اُس شخص کے لئے ہے جو دل سے ایمان لاتا ہے اور زبان سے اقرار کرتا ہے۔ دلیری سے کہو، ”اور لوگ جو ”چاہیں کریں، مگر میں اور میرا گھر خداوند کی خدمت کریں گے۔“

اس فعل سے تم بادشاہ کے شاہراہ پر آ جاتے ہو اور زائرین کے خداوند کے زیر حفاظت ہو جاتے ہو اور وہ تمہاری دیکھ بھال کرے گا۔ بار بار، جب تم شاید بچکچاتے، تو تم کہو گے، ”خداوند کے نذریے میرے اوپر ہیں—میں کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہوں؟“ لہذا میں تمہیں دعا دیتا ہوں کہ پتھریلی دیوار قائم کرو اور قائم رکھو، اور اگر وہ کسی گوشے پر گر گئی ہو، تو اسے پھر سے اٹھاؤ، اور اپنے چال چلن اور گفتار سے ظاہر کرو کہ تم یسوع کے پیرو ہو اور اس بات پر شرمندہ نہیں کہ یہ ظاہر ہو۔

اپنے مذہبی اصولوں پر مردوں کی مانند قائم رہو اور نفع یا عزت کے لئے نہ ہٹو۔ دولت کو اپنی دیوار نہ توڑنے دو، کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض نے بڑی دراڑ ڈالی تاکہ اپنی سواری اندر لے آئیں اور مالدار دنیویوں کو اُن کی صحبت کے لئے داخل کریں۔ جو لوگ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اپنے اصول چھوڑ دیتے ہیں، وہ آخر کار ہلکے سمجھے جائیں گے، مگر جو وفادار ہے وہ اُس عزت کو پائے گا جو خدا سے آتی ہے۔ اس استقامت کی باڑ کو مضبوط رکھو اور تم اس میں بڑی برکت پاؤ گے۔

ایک اور پتھریلی دیوار جس کا میں ذکر کروں گا، وہ ہے کردار کی مضبوطی۔ ہمارا مقدس ایمان انسان کو مسیح کے سبب میں پُر عزم بناتا ہے اور برے عادات کو چھڑانے میں ثابت قدم۔ ”اگر تیری آنکھ تجھے گمراہ کرے“—اس پر پٹی باندھ؟ نہیں—”اُسے نکال کر پھینک دے۔“ ”اگر تیرا بازو تجھے گمراہ کرے“—اُسے پٹی میں ڈال دے؟ نہیں—”اُسے کاٹ ڈال اور اپنے سے دُور کر دے۔“

سچا دین بہت مکمل ہے جو کچھ یہ سفارش کرتا ہے۔ یہ ہم سے کہتا ہے، ”ناپاک چیز کو مت چھوڑ۔“ مگر بہت سے لوگ خدا کی راہوں میں اتنے سست ہیں کہ اُن کا اپنا کوئی ارادہ نہیں—برے ساتھی انہیں آزماتے ہیں، اور وہ ”نہیں“ نہیں کہہ سکتے۔ انہیں ”نہیں، نہیں، نہیں، نہیں“ کے پتھروں کی دیوار چاہئے۔

جُرات کرو کہ الگ نظر آؤ۔ عزم کرو کہ مسیح کے قریب رہو۔ سخت ارادہ کرو کہ اپنی زندگی میں کوئی چیز، خواہ کتنی فائدہ مند یا خوشنما ہو، اجازت نہ دو اگر وہ یسوع کے نام کو بے عزت کرے۔ ڈوگمیٹک طور پر سچے رہو، ضدی طور پر مقدس، غیر متزلزل طور پر دیانتدار، شدت سے مہربان، اور مضبوطی سے راستباز۔ اگر خدا کا فضل یہ باڑ تمہارے گرد کھڑا کر دے، تو ”ابلیس بھی سمجھے گا کہ وہ اندر نہیں آ سکتا اور خدا سے شکوہ کرے گا،“ کیا تُو نے اس کے گرد باڑ نہیں باندھی؟

—میں نے تمہیں کافی دیر تک دیوار کے اوپر سے جھانکنے دیا ہے۔ آؤ اب تمہیں اندر بلاؤں اور چند لمحوں کے لئے

## II

### ٹوٹی ہوئی باڑ کے نتائج پر غور کریں:

مختصر طور پر کہوں تو، اوّل وہ حذبندی جاتی رہی۔ وہ جُدائی کی لکیریں جو نیک اصولوں سے قائم رہتی تھیں، جو دینی عادات سے اس کے دل میں ڈالی گئی تھیں، جرات مندانہ اقرار اور مضبوط ارادہ سے قائم تھیں، اب مٹ گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ: ”کیا وہ مسیحی ہے یا نہیں؟“ باڑ اس قدر گر چکی ہے کہ نہ وہ جانتا ہے کہ کونسی ملکیت خداوند کی ہے اور کونسی ابھی تک عام چراگاہ بنی ہوئی ہے۔

درحقیقت وہ نہیں جانتا کہ آیا وہ بنوز شاہی قلمرو میں شامل ہے یا دنیا کے ویرانے میں ڈال دیا گیا ہے۔ یہ سب دیواروں کو قائم نہ رکھنے کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ خدا کے نزدیک چلتا، اگر وہ راستی میں چلتا، اگر خدا کا روح اُس پر فراوانی سے ٹھہرا رہتا اور وہ پاکیزگی میں خدا کی راہ تکا کرتا، تو وہ ضرور جان لیتا کہ سرحد کہاں ہے۔ تب وہ دیکھ لیتا کہ آیا اس کی زمین قدیسان کے گاؤں میں ہے، یا بے کسوں کی چراگاہ ”کسی کا نہیں“ میں، یا اس ضلع میں جہاں شیطان جاگیردار ہے۔

میں نے ایک بزرگ مقدسہ کا حال سنا جو جب موت کے قریب تھی تو ابلیس نے اسے گھیر لیا، پر اُس نے اپنی نرم سی انگلی ہلائی اور کہا: ”برگزیدہ! برگزیدہ! برگزیدہ!“ اور دشمن پسپا ہوا۔ وہ جانتی تھی کہ وہ برگزیدہ ہے اور اُسے یاد تھا یہ قول: ”خداوند جو یروشلم کو برگزید چکا ہے تجھے جھڑکے۔“

جب دیوار پورے طور پر اردگرد کھڑی ہو تو ہم ابلیس کو دھتکار سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں: ”تُو رہو جا! کہیں اور دیکھ میں مسیح کا ہوں، تیرا نہیں۔“ مگر اس کے لیے ضروری ہے کہ تم دیوار کو درست رکھو تاکہ سرحد صاف نمایاں ہو، اور تم کہہ سکو: ”اے گھس بیٹھو، ہوشیار!“ دشمن کو ایک انچ نہ دو بلکہ جتنا وہ اندر گھسنے کی کوشش کرے، اتنی ہی دیوار بلند کرو۔ اے کاش یہ مخالف کبھی کوئی شگاف نہ پائے۔

پھر جب دیوار گر جائے تو حفاظت بھی جاتی رہتی ہے۔ جب دل کی دیوار ٹوٹتی ہے تو سب خیالات پراگندہ ہو کر بطلالت کے پہاڑوں پر جا بھٹکتے ہیں۔ خیال بھیڑوں کی مانند ہیں، اگر انہیں باندھا نہ جائے تو فوراً بھاگ نکلتے ہیں۔ داؤد نے کہا: ”باطل خیالات سے میں نفرت رکھتا ہوں۔“ مگر کابل لوگ ان سے بھر جاتے ہیں کیونکہ جب تک ہر شگاف بند نہ کرو اور ہر دروازہ بند نہ رکھو، خیالات کو بطلالت سے بچا نہیں سکتے۔ نیک خیالات، تسلی بخش مراقبے، دیندار تمنائیں اور فضل بھری رفاقت سب غائب ہو جائیں گے اگر ہم سستی سے دیوار کو بگڑنے دیں۔

اور یہ سب ہی نہیں بلکہ جیسے نیک باتیں باہر نکل جاتی ہیں ویسے ہی بری باتیں اندر آتی ہیں۔ جب دیوار گر جائے تو ہر راہگیر گویا اندر آنے کی دعوت پاتا ہے۔ تم نے اُس کے سامنے دروازہ کھول دیا، وہ اندر آتا ہے۔ اگر پھل ہیں تو وہ توڑ لیتا ہے۔ وہ اندر گھومتا ہے گویا یہ کوئی عام چراگاہ ہے۔ کیا کوئی گوشہ تمہارے دل کا ایسا ہے جسے تم مسیح کے لیے محفوظ رکھنا چاہتے ہو؟ شیطان یا دنیا اس میں داخل ہو گی—اور کیا تم تعجب کرو گے؟

ہر آوارہ بکری، بھٹکا ہوا بیل یا گدھا آتا ہے اور کھڑی فصل کو پامال کرتا ہے اور جتنا کھاتا ہے اُس سے زیادہ بگاڑتا ہے۔ اور جب شگاف اتنے چوڑے ہوں تو جانور کو کون ملامت کرے؟ ہر طرح کی بُری خواہشیں، نفسانی خواہشات اور باطل تصورات ایک غیر محفوظ جان پر حملہ کرتے ہیں۔ بے سود ہے اگر تم کہو: ”ہمیں آزمائش میں نہ لا۔“ خدا تمہاری دعا سننے لگا اور وہ تمہیں وہاں نہ لے جائے گا، مگر تم خود اپنے آپ کو لے جا رہے ہو، تم ابلیس کو آزمائش دینے پر اُبھار رہے ہو۔ اگر تم خود کو بُری تاثیرات کے لیے کھلا چھوڑ دو گے تو روح القدس غمگین ہوگا اور شاید تمہیں تمہاری بیوقوفی کا پھل کاٹنے دے۔ اے دوست! کیا تمہارے لیے بہتر نہ ہو گا کہ فوراً اپنی دیواروں کی خبر لو؟

اور پھر ایک اور نقصان یہ ہے کہ خود زمین بھی چلی جاتی ہے۔ تم کہو گے، ”یہ کیسے ممکن ہے؟“ انگلستان میں اگر کسی کھیت کے گرد دیوار گر جائے تو زمین تو ضائع نہیں ہوتی۔ لیکن فلسطین کے اکثر مقامات پہاڑی ڈھلوانوں پر ہیں اور ہر قطعہ زمین سیڑھی دار بن کر دیواروں سے تھاما ہوا ہے۔ جب دیواریں گر جاتی ہیں تو زمین کھسک کر نیچے آجاتی ہے، ایک سیڑھی دوسری پر، اور تاکیں اور درخت بھی ساتھ ہی ڈھلک جاتے ہیں۔ پھر بارش آتی ہے اور مٹی کو بہا لے جاتی ہے اور صرف بنجر چٹانیں باقی رہ جاتی ہیں جو ایک چڑیا کو بھی فاقہ کرائیں۔

اسی طرح انسان جب اپنے آپ کو، خُدا کی باتوں کو، تعلیم کو، اور پاکیزہ زندگی کو نظر انداز کرتا ہے تو اُس کی نیکی کا زور جاتا رہتا ہے۔ اُس کا ذہن، اُس کا دل اور اُس کی قوت بے کار ہو جاتی ہے۔ نبی نے کہا: ”افرائیم ایک بھولی کبوتر ہے، جس کا دل نہیں۔“ اور واقعی ایسے جُھنڈ ہیں بھولی کبوتروں کے۔ جو شخص دین کے ساتھ کھیلتا ہے وہ اپنی جان کے ساتھ کھیلتا ہے اور جلد ہی ایسا ہلکا ہو جاتا ہے کہ کسی سنجیدہ خیال سے نفرت کرنے لگتا ہے اور کسی حقیقی خدمت کے لائق نہیں رہتا۔

پس اے عزیزو! میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ اپنے آپ سے اور اپنے خُدا سے دیانتدار رہو۔ ان شریر دنوں میں اپنے اصولوں پر ڈٹے رہو۔ اب جبکہ سب کچھ دلدل اور کیچڑ سا معلوم ہوتا ہے، اور دینی خیال خاموشی سے پھسلتا ہوا بحر مُردار یعنی بے ایمانی کے سمندر میں جا رہا ہے، اپنی زندگی کے گرد، اپنے ایمان کے گرد، اور اپنے کردار کے گرد مضبوط دیواریں کھڑی کرو۔ ثابت قدم رہو، اور سب کچھ کر لینے کے بعد بھی کھڑے رہو۔ کاش روح القدس تمہیں جڑ پکڑانے اور مضبوط کرے، تعمیر کرے۔“ اور قائم رکھے، اٹل اور ثابت قدم بنائے، تاکہ ”اپنی دلیری کو نہ چھوڑو جس کا بڑا اجر ہے۔“

—آخرکار، میری آرزو ہے کہ اگر ممکن ہو تو

### III

۔ کابل کو جگاؤ۔

میں چاہوں گا کہ اُس کی کھڑکی پر کنکریوں کی ایک مٹھی اُچھالوں۔ اُٹھنے کا وقت ہے، کیونکہ آفتاب نے شبنم کو پی لیا ہے۔ مگر وہ کہتا ہے: ”ذرا سی اور نیند۔“ اے عزیز! اگر تُو نے ذرا سی اور نیند لی تو پھر کبھی نہ جاگے گا، یہاں تک کہ دوسری دُنیا میں آنکھیں کھولے گا۔ جاگ جا! اپنے بستر سے کود پڑ، اس سے پہلے کہ اسی میں دب کر مر جائے۔ جاگ جا! کیا تُو نہیں دیکھتا کہ تُو کہاں کھڑا ہے؟

تُو نے غفلت کی یہاں تک کہ تیرا دل گناہوں سے گھاس پھوس کی مانند بھر گیا۔ تُو نے خُدا اور مسیح کو نظر انداز کیا، یہاں تک کہ تُو دنیاوی، خطاکار، بے پرواہ، سردمہر اور بے دین ہو گیا۔ میں اُن سے مخاطب ہوں جو کبھی پاک نام سے موسوم تھے، مگر اب دنیا کے مانند بن گئے ہیں اور قریب قریب اُن سے ہی دُور ہیں جتنا وہ جو کوئی اقرار ہی نہیں کرتے۔ اپنی حالت پر نظر ڈال اور دیکھ کہ تیری منہدم دیواروں کا کیا انجام ہوا۔

پھر اپنے بھائی ایمانداروں کو دیکھ اور غور کر کہ وہ کیسے محنتی ہیں۔ اُن میں سے بہت سے غریب اور جاہل ہیں، تُو بھی وہ تیرے مقابلہ میں زیادہ کچھ کرتے ہیں خُداوند یسوع کے لیے۔ تُو اپنی قابلیتوں اور مواقع کے باوجود ایک بیکار خادم بنا رہا اور سب کچھ ضائع ہونے دیا۔ کیا یہ وقت نہیں کہ تُو جاگ اُٹھے؟

پھر اُن کو بھی دیکھ جو تیری مانند سو گئے، یہ سوچ کر کہ تھوڑی دیر میں جاگیں گے۔ اُن کا کیا حال ہوا؟ افسوس! بعض بڑے گناہ میں گر گئے، اپنے کردار کو رسوا کیا، اور خُدا کی کلیسیا سے نکال دیے گئے۔ حالانکہ وہ تجھ سے صرف ایک قدم آگے بڑھے تھے۔ تیرا دل بھی انہی جیسا ہے اور اگر تجھے بھی اُن کی مانند آزمایا گیا تو غالب ہے کہ تُو بھی انہی کی مانند تباہی میں جا گرے گا۔

بوشیار ہو جا، اے سونے والو! کیونکہ ایک سُست اقرار کرنے والا ہر آفت کے لیے تیار ہوتا ہے۔ ایک کابل ایماندار کا دل ابلیس کے چمق کے لیے ایندھن ہے۔ کیا تیرا دل بھی آزمائش کی چنگاریوں کو یوں دعوت دیتا ہے؟

آخر میں یاد رکھ کہ خُداوند یسوع مسیح آنے والا ہے۔ کیا وہ آکر تجھے سوتا ہوا پائے گا؟ عدالت کو یاد کر۔ جب خُداوند آئے گا تو ضائع کیے گئے مواقع، برباد کیا ہوا وقت، اور وہ قابلیتیں جو تُو نے رومال میں لپیٹ کر چھپا رکھی تھیں، اُن کا کیا عُذر پیش کرے گا؟

اور تُو اے غیر تائب دوست! اگر تُو اس جہان میں خواب دیکھتا پھرے اور اپنے دل کی حالت پر کبھی غور نہ کرے، تو بے شک ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو جائے گا۔ سُسٹ کے لیے کوئی اُمید نہیں، کیونکہ ”اگر راستباز بھی مشکل سے نجات پاتے ہیں“ جو خُداوند کی خدمت کے لیے جہاد کرتے ہیں—تو وہ کہاں ہوں گے جو خُدا کی پُکار کو ٹھکرا کر نیند میں پڑے رہتے ہیں؟

نجات سراسر فضل سے ہے، جیسا کہ تُو خوب جانتا ہے، مگر فضل کبھی انسان کو غفلت اور سردمہری کی طرف نہیں لے جاتا۔ یہ توش و توانائی، سرگرمی، جوش، دُعا اور قربانی کی طرف لے جاتا ہے۔ خُدا ہمیں اپنے پاک رُوح کی سکونت بخشے تاکہ سب کچھ درست ہو، گناہ جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے، اور تمام انسان فضل کی تقدیس سے محفوظ رہے اُن برباد کرنے والوں سے جو گہات میں بیٹھے ہیں، یہ اُمید کرتے ہوئے کہ جہاں دیوار پست ہے وہاں سے اندر گھسیں۔

اے خُداوند، ہم پر رحم فرما، اپنی قدرت سے ہمیں گھیر لے، اور ہمیں اُس کابلی سے بچا جو ہمیں بدی کے سامنے بے نقاب کر دیتی ہے، یسوع کے نام سے۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
زبور 119: 1-20

یہ آسان نہیں کہ ہر ایک مختصر حصے میں جو آٹھ آیات پر مشتمل ہے، اُن خاص موضوعات کو دیکھ سکیں جن پر داؤد نے کلام کیا ہے۔ مگر میرا یقین ہے کہ اگر ہر حصہ کو غور سے پرکھا جائے تو ہم دیکھیں گے کہ ایک رشتہ ان سب کو باندھتا ہے۔ یہ محض خدا کے کلام کی عظمت کے بارے میں چند دیندار فقرے نہیں، بلکہ یہ چُنے ہوئے جواہرات ہیں جو ہر ایک روحانی قصد و ارادہ کی سونے کی انگوٹھی میں جڑے ہوئے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ پہلی آٹھ آیات، جو حرف الف سے شروع ہوتی ہیں، پاکیزگی میں قائم رہنے اور ہمیشہ خُداوند کی راہوں پر چلنے کی فضیلت کو بیان کرتی ہیں۔ یہ زیادہ کلام کی تسلی بخش اور بحال کرنے والی قدرت نہیں، بلکہ اُس کلام کی مبارکی ہے جو ہمیں ہمیشہ یکساں چال چلنے پر آمادہ کرتا ہے۔

”آیت 1۔ ”مبارک ہیں وہ جو راہ میں بے عیب ہیں اور خُداوند کی شریعت پر چلتے ہیں۔ اس سے پہلے ایک اور مبارکی ہے: ”مبارک ہے وہ شخص جس کی خطا معاف ہوئی اور جس کا گناہ ڈھانپا گیا۔“ اور ہم اس زبور 119 کی برکت کو تبھی جان سکتے ہیں جب پہلے اپنی جانوں میں اُس پہلی مبارکی کو چکھ لیں—یعنی گناہ کی معافی کی مبارکی۔ مگر جب گناہ کی معافی کے وسیلہ سے ہم انجیل کی زمین پر کھڑے کیے جاتے ہیں اور نجات پاتے ہیں—تب شریعت کے مطابق نہیں بلکہ انجیل کے مطابق یہ مبارکی ہم پر آتی ہے: ”مبارک ہیں وہ جو راہ میں بے عیب ہیں۔“

وہ مرد جو اپنے لباس کو دنیا کی آلودگی سے بچائے رکھتے ہیں—جو اپنی توبہ کے وقت سے اب تک ہمیشہ رُوح القدس کے اثر کے نیچے رہے اور انہیں پاکیزگی میں چلنے کی توفیق ملی—اور وہ اپنی پوشاک کو کسی بڑے اور ظاہری گناہ سے کبھی آلودہ نہیں کرتے—وہ جو خُداوند کی شریعت میں چلتے ہیں، کبھی کبھار نہیں بلکہ ہمیشہ—جن کی روزانہ کی چال خدا کے دل کی مشابہت رکھتی ہے—یہی مبارک ہیں۔

”آیت 2۔ ”مبارک ہیں وہ جو اُس کی شہادتوں پر عمل کرتے ہیں اور اُسے سارے دل سے ڈھونڈتے ہیں۔ کیونکہ جس کے پاس خُدا سب سے زیادہ ہے، اُسے پھر بھی زیادہ ڈھونڈنا چاہیے۔ ہم وہ شہادتیں مانتے ہیں جنہیں ہم جانتے ہیں، کیونکہ خُداوند کے وعدے کے مطابق ہمیں وہ خود تعلیم دیتا ہے: ”تیرے سب فرزند خُداوند کی تعلیم پائیں گے۔“ مگر پھر بھی ہم زیادہ ڈھونڈتے ہیں۔ اپنے سارے دل سے ہم آگے بڑھتے ہیں کسی بلند تر اور بہتر چیز کی طرف۔ حتیٰ کہ جو راہ میں بے عیب ہیں وہ بھی نسبتی طور پر ہیں—وہ خدا کی نظر میں مطلقاً کامل نہیں۔ اسی لیے وہ اپنی کمزوری کو پہچانتے ہیں اور کچھ بہتر ڈھونڈتے ہیں۔ وہ اُسے سارے دل سے ڈھونڈتے ہیں۔“

آیت 3-4۔ ”وہ بھی بدی نہیں کرتے، وہ اُس کی راہوں پر چلتے ہیں۔ تو نے تاکید کی ہے کہ تیرے فرامین کو خوب احتیاط سے مانا جائے۔“

پس اگر ہم یہ کریں تو ہم پھر بھی بیکار خادم ہیں۔ ہم نے وہی کیا جو ہمارا فرض تھا۔ جب اُس کے فضل نے ہمیں نیا بنایا اور ہمیں راستی، سچائی اور پاکیزگی میں چلنے کے قابل کیا، تب بھی ہمارے پاس فخر کرنے کو کچھ نہیں۔ ”تو نے تاکید کی ہے کہ تیرے فرامین کو خوب احتیاط سے مانا جائے۔“

”آیت 5۔ ”اے کاش کہ میری راہیں تیرے اُنین پر قائم ہوں یعنی ”کاش میں کبھی اپنے لباس کو ناپاک نہ کروں!“ اور جو شخص نے اب تک اپنے لباس کو ناپاک نہیں کیا، وہ بھی یہی دعا ”!کرتا ہے کہ وہ قائم اور ہدایت یافتہ رہے۔“ اے کاش کہ میری راہیں تیرے اُنین پر قائم ہوں

"آیت 6۔" تب میں شرمندہ نہ ہوں گا جب میں تیری سب آجمانے کے لائق باتوں کو مانوں گا۔ یہ انسان کو دلیری دیتا ہے۔ خدا کے حضور دلی کی راستی مقدس جرات کو جنم دیتی ہے۔ اُس کے پاس شرمندہ ہونے کو کچھ نہیں اور وہ شرمندہ نہیں ہوتا جب وہ خدا کے سب حکموں کو مانتا ہے۔

"آیت 7۔" میں تیری تعریف دل کی راستی سے کروں گا جب میں تیرے صادق احکام کو سیکھ لوں گا۔ یہ نہیں کہ "میں اپنی تعریف کروں گا" یا "اپنی صاف چال پر فخر کروں گا" بلکہ "جب تُو مجھے سکھائے گا اور میں تیری راہیں سیکھ لوں گا تب سب تعریفیں تجھے ہی دوں گا۔" یہ انجیل کی اطاعت کا پہل ہے۔ شریعت کی اطاعت اگر ممکن بھی ہو تو ضرور اپنی مزدوری اور اپنی تعریف کا دعویٰ کرے گی۔ مگر خدا کے فرزند کی اطاعت عزت کو یہوواہ کے قدموں میں ڈال دیتی ہے۔

"آیت 8۔" میں تیرے آئین کو مانوں گا۔ مجھے بالکل ترک نہ کر۔ یہ مضبوط ارادہ ہے مگر کمزوری اور نالائقی کا گہرا احساس بھی۔ "میں مانوں گا، مگر اے خدا! میں کیسے کر سکوں؟ میری طاقت تیرے قدموں پر پڑی ہے۔ مجھے بالکل ترک نہ کر۔"

اب اگلی آٹھ آیات میں مضمون کچھ اور ہے۔ یہاں ہم ایک ایسے شخص کو دیکھتے ہیں جو چاہتا ہے کہ کلام کی قدرت اُس کو بے عیبی کی راہ میں قائم رکھے۔ اسی لیے وہ سوال کرتا ہے:

"آیت 9۔" کونسی چیز سے ایک جوان اپنی راہ کو پاکیزہ رکھے؟ اُس کے جذبات قوی ہیں، تجربہ کم ہے۔ اُس کے مزاج کثیر ہیں اور دوست ہمیشہ اُس کے ساتھ نہیں۔ "وہ اپنی راہ کو کیسے پاک رکھے؟" جواب ہے: "تیری کلام کے مطابق اُس پر توجہ دے کر۔"

کلام اُس کو پاک راہ میں رکھے گا۔ اُسے ہر اُس کیچڑ سے خبردار کرے گا جس میں وہ گر سکتا تھا۔ اور اگر وہ اپنے قدموں کا دھیان رکھے گا تو کبھی نہ پھسلے گا۔

"آیت 10۔" میں نے سارے دل سے تجھے ڈھونڈا ہے۔ مجھے اپنے حکموں سے بھٹکنے نہ دے۔ یہ جوان کی بھی دعا ہے اور بوڑھے کی بھی ہو سکتی ہے۔ "میں نے تجھے اخلاص اور دلی لگن سے ڈھونڈا، مگر مجھے اپنی کمزور خواہشوں کے قبضہ میں نہ آنے دے۔ کسی غفلت کے لمحہ میں مجھے اپنی شہوتوں کا اسیر نہ ہونے دے۔ اے خدا! مجھے اپنے حکموں سے بھٹکنے نہ دے۔ مر جانا بہتر ہے بہ نسبت تیرے حکموں سے بھٹکنے کے۔"

حقیقی توبہ کار گناہ سے ڈرتا ہے۔ وہ کسی بھی خوشنما حماقت کے خیال سے بھی نفرت کرتا ہے۔

"آیت 11۔" میں نے تیرا کلام اپنے دل میں رکھ لیا ہے تاکہ تیرے خلاف گناہ نہ کروں۔ یہاں اُس کا خوف ظاہر ہے۔ گناہ کا خوف، اپنی راہ کو ناپاک کرنے کا خوف۔ پس اُس نے یہ الہی تدبیر اپنائی۔

"آیت 12۔" اے خداوند! تُو مبارک ہے۔ مجھے اپنے آئین سکھا۔ گویا وہ کہتا ہے: "مجھے اپنے آئین سکھا تاکہ میں بھی مبارک ہوں۔ تُو مبارک خدا ہے۔ مجھے اپنی راہ سکھا تاکہ میں بھی مبارک ہو سکوں۔"

آیت 13-14۔ "میں نے اپنے لبوں سے تیرے سب احکام بیان کیے ہیں۔ میں نے تیری شہادتوں کی راہ میں اُس طرح خوشی منائی جیسے سب دولت میں۔"

جب دل کی خوشی اسی چیز میں ہو تو چال درست ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جہاں دل جاتا ہے وہیں زندگی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کے لیے دینداری ایک بوجھ ہے۔ اُن پر یہ کبھی اثر نہیں کرتی۔ مگر جب یہ ایک مسرت بن جائے تو پھر اُن کی چال اُس سے متاثر ہوتی ہے۔

"آیت 15۔" میں تیرے فرامین پر غور کروں گا اور تیری راہوں پر نظر رکھوں گا۔ زندگی کو پاک رکھنے کا ایک عمدہ طریقہ ہے خیالات کو پاک رکھنا۔

"آیت 16۔" میں تیرے آئین میں خوشی مناؤں گا۔ میں تیرا کلام نہ بھولوں گا۔ خدا کرے ہم کبھی نہ بھولیں۔



"آیت 17۔" اپنے بندہ پر فضل کر کہ میں جیوں اور تیرا کلام مانوں۔  
جی ہاں، حتیٰ کہ ایک فرزندِ خدا کو زندہ رکھنے کے لیے بھی فضل کی ضرورت ہے۔ چھوٹا فضل کافی نہیں۔ ہمیں بڑا فضل چاہیے کیونکہ ہماری ضرورتیں بڑی ہیں۔

"آیت 18۔" میری آنکھیں کھول دے تاکہ میں تیری شریعت کے عجائبات کو دیکھوں۔  
وہ وہاں موجود ہیں، مگر میں نہیں دیکھ سکتا جب تک تُو میری آنکھیں نہ کھولے۔

"آیت 19۔" میں زمین پر پردیسی ہوں۔ اپنے حکم مجھ سے نہ چھپا۔  
"وہ کہتا ہے: "میں یہاں پردیسی ہوں۔ پس اے خدا! اگر تُو میرا ساتھی نہ رہے تو میں بالکل تنہا ہوں۔

ایماندار اس جہان میں اجنبی ہوتا ہے۔ اور جتنا زیادہ ہم اپنے آپ کو اجنبی پاتے ہیں، اتنا ہی زیادہ ہم اپنے خدا کی مانند بنتے ہیں، جو دنیا میں اجنبی ہے۔

"آیت 20۔" میری جان تیرے احکام کے اشتیاق سے ہر وقت ٹوٹی جاتی ہے۔  
ہم ہمیشہ یہ نہیں کہہ سکتے، مگر کبھی کبھی یہی دُعا ہوتی ہے کہ ہمارا دل ٹوٹ جائے اگر ابھی تک نہیں ٹوٹا۔